موت کی ہار

موت کی ہار

maut ki hār

The Defeat of Death
(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK
published and printed by
Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

صحن کے کونے میں چارپائی پر وہ خاموش بیٹھی آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ گود میں بچہ بھوک کے مارے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا، لیکن وہ بالکل بے خبر تھی۔ سامنے ہی زمین پر چار بچے کھیل رہے تھے، مگر اُسے کچھ پتہ نہ تھا۔ وہ لڑ جھگڑ رہے تھے، شور کر رہے تھے، اُسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ تو اپنی غم کی دنیا میں بالکل کھوئی ہوئی تھی۔

دو ہی دن پہلے اُس کا بڑا لڑکا ایک حادثے کا شکار ہو گیا تھا۔ دو دن تک تو دوست اور رشتے دار ماتم پُرسی کے لئے آتے رہے، لیکن آج اُن کے چلے جانے کے بعد اُسے تنہائی نصیب ہوئی تھی۔ اب وہ زیادہ محسوس کر رہی تھی کہ اُس پر کتنی بھاری مصیبت آن پڑی ہے۔ دو دن تک تو رونا دھونا ہوتا رہا تھا، لیکن اب ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ایک ایک کر کے تمام واقعات اُس کے سامنے آ رہے تھے۔ اسلم اُس دن بھی حسبِ معمول سکول کے لئے روانہ ہوا۔ گھر سے ذرا دُور کنوئیں پر اُسے چند دوست مل گئے۔ وہ وہیں کھیلنے لگ گئے۔ اچانک کسی نے اُسے دھکا دیا۔ وہ خود کو سنبھال نہ سکا اور کنوئیں میں گر گیا۔

دھڑام سے پانی میں گرنے کے بعد جب وہ اوپر آیا تو بہت چیخا چلّایا۔ لیکن کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ لڑکے بے حد گھبرائے ہوئے کنوئیں کے اندر جھانک رہے تھے۔ اسلم پھر پانی کے نیچے چلا گیا۔ اُس کا سر دوبارہ نظر آیا۔ وہ بے تحاشا ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ پھر پانی کے نیچے چلا گیا۔ چند بلبلے اُٹھے اور پانی بالکل ساکن ہو گیا۔

بعد میں ایک آدمی نے اُسے باہر نکالا، لیکن اب تو دیر ہو چکی تھی۔ ایک پڑوسی جلدی سے ڈاکٹر کو بلا لایا، جس نے بڑے جتن کئے لیکن سب بے سود۔ اسلم کی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔ دوست، پڑوسی اور ڈاکٹر سب بے بس تھے۔ وہ کچھ نہ کر سکتے تھے۔

* * *

تقریباً دو ہزار برس ہوئے حضرت عیسیٰ کا بھی ایک دوست فوت ہو گیا۔ دوست کا نام لعزر تھا۔ لعزر کی دو بہنیں تھیں، اور تینوں مسیح سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ جس دن لعزر بیمار پڑا تو اُس کی بہنوں نے حضور کو اطلاع بھجوائی۔ لیکن وہ دیر سے آئے۔ پھر لعزر مر گیا۔ دونوں بہنیں غم سے نڈھال ہو گئیں۔ وہ بھی اُس عورت کی مانند جس کا بچہ کنوئیں میں ڈوب مرا تھا بالکل لاچار تھیں۔ لعزر کو دفن کر دیا گیا۔ چار دن کے بعد بڑی بہن مرتھا کو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ آ رہے ہیں۔ وہ بھاگ کر اُنہیں ملنے گئی۔ ہچکیوں کے درمیان بولی، ”اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔“

اُنہوں نے بڑا عجیب سا جواب دیا،

> قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔ (یوحنا 25:11)

تھوڑی دیر بعد جب حضرت عیسیٰ لعزر کی قبر پر پہنچے تو اُنہوں نے قبر کی طرف دیکھتے ہوئے اُونچی آواز میں پکارا،

> لعزر نکل آ! (یوحنا 43:11)

اِس پر وہ آدمی جو چار دن کا مُردہ تھا فوراً قبر سے باہر نکل آیا۔ اُنھوں نے اُسے اُس کی بہنوں کے سپرد کر دیا۔ خوشی نے ماتم کی جگہ لے لی۔ لوگ حیران ہوگئے کہ ایک آدمی جو مر چکا تھا اب کس طرح دوبارہ زندہ ہوگیا ہے۔

آج اگر آپ اپنے کسی عزیز کی قبر پر کھڑے ہو کر کہیں "اے فلاں فلاں اُٹھ کھڑا ہو" تو کیا ہو گا ؟ آپ کی کوشش بے کار ہو گی کیونکہ موت اور زندگی کا مالک تو صرف حق تعالیٰ ہی ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ نے کس طرح لعزر کو زندہ کر دیا ؟ اِس کی صرف یہ وجہ ہے کہ وہ کوئی عام انسان تو تھے نہیں۔ انجیل جلیل میں مرقوم ہے کہ وہ باری تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔ جو الٰہی طاقت اُن میں تھی اُس نے اپنے مرے ہوئے دوست لعزر کو دوبارہ زندگی بخش دی۔

کیا آپ موت سے ڈرتے ہیں؟ کیا آپ کو اپنی عاقبت کی فکر ہے؟ حضرت عیسیٰ کا ارشاد سنیے:

> قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔ اور جو زندہ ہے اور مجھ پر

> ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔
>
> (انجیل جلیل، یوحنا 11:25-26)

ہم موت کے بعد اُن پر ایمان نہیں لا سکتے۔ لازم ہے کہ ہم جیتے جی اُن پر ایمان لائیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو کبھی نہ مریں گے۔

اِس کا کیا مطلب ہے؟ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا خاکی جسم ابد تک اِس دنیا میں زندہ رہے گا ؟ ہرگز نہیں۔ یہ ایک نئی قسم کی زندگی ہے جسے حضرت عیسیٰ نے "کثرت کی زندگی" کا نام دیا ہے۔ ہم میں اُن کی زندگی ہو گی، اور ہم اُن میں زندگی گزاریں گے۔ موت کے بعد ہمیں نیا بدن ملے گا اور ہم دائمی طور پر خدا کے ساتھ زندہ رہیں گے۔

حضور کے وعدوں میں ایک یہ بھی ہے،

> مَیں...واپس آ کر تم کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا تا کہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم بھی ہو۔ (انجیل جلیل، یوحنا 14:3)

اُس غم کی ماری ماں کو اِن الفاظ سے کتنی تسلی ہو گی۔

حق تعالیٰ آپ کو غیر فانی زندگی دینا چاہتا ہے۔ کیا ہم اُسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اُنہوں نے ہی کہا ہے،

قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔